جلد ۲۷ مورخہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ یوم ... مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۳۹ء نمبر ۵۷

ہندوستان میں تہواروں پر فسادات

دُنیا کے ہر ملک اور ہر قوم میں تہوار اور خاص طور پر جشن مسرت منانے کے ایام موجود ہیں۔ جن سے کئی رنگوں میں فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ لیکن نہایت ہی افسوس بلکہ شرم کا مقام ہے۔ کہ ہندوستان میں ایسی تقریبات بھی جو قومی افسردگی کو دُور کر کے اس کے لئے حیات تازہ کا پیغام بن سکتی ہیں۔ مصیبت اور نحوست کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ ہندو مسلمانوں کا کوئی تہوار جوں جوں قریب آتا ہے۔ بچوں بوڑھوں۔ مردوں اور عورتوں کے قلوب میں افسردگی بڑھتی جاتی ہے۔ کیونکہ ایسے ایام کئی مقامات پر بہت سے لوگوں کے لئے ماتم کا پیغام بن کر آتے ہیں۔ اور کئی گھروں سے آہ و بکا۔ نالہ و شیون اور ماتم کی صدائیں سنائی دیتی ہیں۔ کئی بچے یتیم۔ اور کئی عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں۔ لاکھوں روپیہ کی جائیدادیں تباہ و برباد کر دی جاتی ہیں؎

یوں تو ہندوستان کا شاید ہی کوئی تہوار ایسا ہو۔ جو اس قسم کے افسوسناک حالات سے بغیر گزرا ہو۔ لیکن اب کے ہولی۔ ہولا۔ اور محرم کے مواقع پر جو قریب قریب ہی واقعہ ہوئے تھے ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک جو کچھ ہوا۔ وہ نہایت ہی ذلیل کُن اور شرمناک ہے۔ اخبار بین طبقہ اس کی تفاصیل سے بخوبی واقف ہے۔ کلکتہ لکھنؤ۔ بنارس۔ الہ آباد۔ کانپور۔ امرتسر لاہور۔ قصور۔ ایٹہ۔ بدایوں۔ جبل پور اور ناگ پور وغیرہ مقامات کے فسادات کی تفاصیل پڑھ کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قریباً ایک سو اشخاص کے لئے ہمارے یہ قومی اور ملی تہوار پیغام ہلاکت لے کر آئے۔ اور سینکڑوں مجروح ہوئے۔ قیمتی جائیدادیں نذر آتش ہو گئیں۔ ہندو ان فسادات کی ذمہ واری مسلمانوں پر ڈال رہے ہیں۔ اور مسلمان ہندوؤں پر۔ اور اس طرح دونوں قوموں کے جذبات میں تلخی اور کشیدگی پیدا کر کے آئندہ کے لئے مزید فسادات کی بنیادیں رکھ دی گئی ہیں۔ ایک دوسرے کے مظالم اور زیادتیوں کی داستانیں اس طرح بڑھا چڑھا کر اور ایسے دردناک پیرایہ میں بیان کی جاتی ہیں۔ کہ وہ دونوں قوموں کے درمیان مستقل خلیج بن جائیں۔ مسلم لیگی خیالات رکھنے والے کانگرسی حکومتوں پر اس کی ذمہ واری ڈال رہے ہیں اور اسے مسلمانوں پر ان کی ناجائز کارروائیوں کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ اور کانگرسی خیالات رکھنے والے اسے مسلم لیگی ذہنیت اور ان کی فرقہ پسندی کا سبب بتاتے ہیں۔ مگر یہ سب قیاسات غلط ہیں۔ نہ اس کے ذمہ وار ہندو ہیں۔ اور نہ مسلمان نہ مسلم لیگی۔ اور نہ کانگرسی۔ بلکہ اس کا اصل سبب اور ہے۔ اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے؎

حیرت ہے۔ کہ ہماری ملکی حکومتیں بھی ان فسادات کی روک تھام میں اس وقت تک اسی طرح ناکام رہی ہیں۔ جس طرح غیر ملکی حکومت۔ اس میں شک نہیں۔ کہ جہاں فساد ہو۔ وہاں انتظام بحال اور امن قائم کرنے کے لئے مناسب اقدامات سے نہ کوئی مسلم لیگی حکومت غفلت برتتی ہے اور نہ کانگرسی فوراً حالات پر قابو پانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مفسدین کو گرفتار کرنے میں پوری مستعدی کا اظہار کیا جاتا ہے ملزمین کو عبرتناک سزائیں دی جاتی ہیں۔ بعض حالات میں نقصانات کی تلافی بھی کی جاتی ہے۔ فسادیوں کو سبق سکھانے کے لئے گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ لاٹھی چارج کئے جاتے ہیں۔ غرضیکہ حکومت کے بس میں جو ذرائع بھی ہوں۔ ان کو کام میں لایا جاتا ہے۔ مگر اس سب کا نتیجہ صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ وقتی طور پر امن قائم ہو جاتا ہے۔ کاروبار کھل جاتے ہیں مگر یہ سب سکون عارضی اور وقتی ہوتا ہے۔ جونہی دوسرا موقعہ آتا ہے۔ وہی صورت پھر پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی نہ کسی جگہ دونوں قوموں کے جذبات بھڑک اٹھتے ہیں؎

یہ خطرات اس وقت تک دُور نہیں ہو سکتے۔ جب تک دونوں قوموں میں رواداری صلح پسندی اور ایک دوسرے کے جذبات کے احترام کا جذبہ نہ پیدا کیا جائے۔ اس کے لئے ایک تو ہر جگہ معززین اور شریف مسلمانوں کی کمیٹیاں بن جانی چاہئیں۔ جو ہر اختلاف اور الجھن کے وقت حق و انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے سلجھانے کی کوشش کیا کریں۔ اور عوام الناس کے جذبات کو اونچ نیچ سمجھا کر ٹھنڈا کر دیا کریں۔ دوسرے خوشی اور مسرت کے تہواروں پر ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ میل ملاقات کرنی چاہیئے اور آپس میں محبت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ آئے دن کے فسادات ہندوستان کو جو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس سے مخلصی حاصل ہو جائے؎

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ر مارچ بسیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی اطلاع ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پیٹ اور سر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

آج ۱۱½ بجے صبح حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ڈیٹرزی اسسٹنٹ سرجن کے مکان واقعہ محلہ دارالبرکات کی بنیاد رکھی اور دعا فرمائی۔

آج بارہ بجے دوپہر طلباء بورڈنگ تحریک جدید نے بورڈنگ کے ان طلباء کو دعوت طعام دی۔ جو امسال میٹرک کا امتحان دینے والے ہیں۔ اس دعوت میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ کھانے کے بعد دعوت دینے والوں کی طرف سے ایڈریس پڑھا گیا۔ جس کے جواب میں ایک طالب علم جلیل احمد شاہد نے تقریر کی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تقریر کے متعلق خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ایک طالب علم سے میں نے ایسی اچھی تقریر سنی ہے۔ حضور نے اپنی تقریر میں امتحان دیکر فارغ ہونے والے طلباء کو ارشاد فرمایا کہ وہ باہر جاکر طلباء کو اس بورڈنگ میں داخل ہونے کی تحریک کریں۔ نیز موجودہ بورڈروں کو بھی ہدایت فرمائی۔ کہ اس کے لئے کوشش کریں۔ تاکہ اگلے سال تک کم از کم دوگنے بورڈر ہو جائیں۔

حضور نے بورڈنگ تحریک جدید کے طلباء سپرنٹنڈنٹ۔ اساتذہ ہیڈ ماسٹر صاحب اور دوسرے کارکنوں کو نہایت اہم اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ جو طلباء میں اعلےٰ قابلیت پیدا کرنے۔ خدا تعالےٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی کا جذبہ پیدا کرنے اور انقلاب پیدا کر دینے والے نوجوان تیار کرنے کے متعلق تھیں۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ امسال بی۔ اے کا امتحان دیں گی۔ احباب دُعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں کامیابی عطا کرے۔ اور ان کی قابلیت سے جماعت کو مستفیض فرمائے۔

۷ر مارچ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم سابق مہر سنگھ کے ذریعہ تین غیر مسلم مسلمان ہوئے جن کے نام حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بشارت احمد عائشہ اور امۃ الحفیظ رکھے۔ اور بیعت قبول فرمائی۔

اخبار احمدیہ

اعلان تقرر (۱) جماعت احمدیہ چک لوہٹ ڈاکخانہ بہلولپور ضلع لدھیانہ کے لئے چودہری عبدالرحیم صاحب پیش امام کو محاسب اور چودہری شیر محمد صاحب کو امین مقرر کیا جاتا ہے۔ (۲) منشی رحمت علی صاحب کو انجمن احمدیہ بگول ضلع گورداسپور کے لئے سکرٹری مال و محاسب مقرر کیا جاتا ہے۔ ناظر بیت المال

پتہ مطلوب ہے مسمی حیات محمد صاحب ولد عمر دین صاحب سکنہ کوٹ کوڑا ڈاکخانہ پیرو چک ضلع سیالکوٹ کا جس دوست کو علم ہو وہ دفتر میں اطلاع دیں۔ اور اگر یہ اعلان حیات محمد صاحب خود پڑھیں۔ تو وہ اپنے موجودہ پتہ سے فوراً اطلاع دیں۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

دریا کے کنارے

دریا کے کنارے کی ایک غریب احمدیہ جماعت کی طرف سے جس کے ارد گرد دور دور تک بہت سے گاؤں زیر تبلیغ ہیں۔ اور روز بروز احمدیت کے قریب ہو رہے ہیں۔ یہ پیغام آیا ہے کہ ہمیں آئے دن بعض سوالوں کے جواب میں حوالے دکھانے کے لئے کتابیں پیش کرنے کی ضرورت رہتی ہے اور ویسے بھی لوگوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے اور سننے کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔ مبلغ جو اس علاقہ میں ہیں۔ ان کی رائے ہے۔ کہ اس مقام پر ایک احمدیہ لائبریری قائم کی جائے۔ اس کے لئے ہم زمین اور لکڑی مہیا کر سکتے ہیں۔ اور محنت مزدوری بھی ایک حد تک ممکن ہے مفت مل جائے۔ اس کے علاوہ اخراجات تعمیری جن کا تخمینہ ۴۰ روپے ہے۔ اور کتابوں کی ضرورت ہے۔

ناظرین "الفضل" کے سامنے یہ ضرورت پیش کر دی جاتی ہے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ جس سے یہ کام لینا چاہے اس سے لے لے۔ اور دریا کے کنارے ایک چشمۂ روحانی بھی جاری کر دے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

بائیسکلوں کے لئے اعلان اور شکریہ

اس وقت تک دو بائیسکل دعوۃ و تبلیغ کو مل چکے ہیں ایک مکرمی مظفر خان صاحب مقام بکلوہ کی طرف سے اور دوسرا بابا محمد عبداللہ صاحب قصور کی طرف سے۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو اس عطیہ کے لئے خاص فضل اور انعام کا وارث بنائے بعض دفعہ ایک سلسلہ نیکی کا معمولی کام سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس میں نیکی کی ایسی قوت ہوتی ہے۔ کہ خدا کے فضل سے وہ بڑھتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک عظیم الشان کام بن جاتا ہے۔ یہ مستعمل سائیکلیں کوئی بڑی چیز نہیں ہیں۔ مگر ان کے ذریعہ اگر مبلغین کی دوڑ دھوپ سے ہزاروں بھولے ہوئے بندگان خدا کو خدا سے ملانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کیا عجب ہے کہ اللہ تعالےٰ اس ادنےٰ قربانی سے ایسا خوش ہو کر دینے والوں سے پھر کبھی ناراض نہ ہو۔

امید ہے کہ دوسرے دوست بھی اس طرف توجہ کریں گے۔ کیونکہ بعض علاقے ابھی بڑی اہمیت رکھنے والے ابھی باقی ہیں جہاں سائیکلوں کی سخت ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

موٹر کا حادثہ اور درخواستِ دُعا خان بہادر محمد دلاور خان صاحب اسسٹنٹ کمشنر پشاور اپنے گاؤں سے آ رہے تھے کہ بمقام رسالپور چھاؤنی ایک سرکاری لاری سے ان کی موٹر کو ٹکر لگی۔ جس سے خان بہادر صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کو سخت زخم آئے۔ اب پشاور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ ان کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار خلیل الرحمٰن

ریویو اردو مفت مکرمی عبدالشکور صاحب اجمیر سے اپنے لڑکے کی صحت کی خوشی میں اردو ریویو آف ریلیجنز کسی نادار کے نام سال بھر کے لئے جاری کرانا چاہتے ہیں۔ رسالہ کے شوقین اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ ایڈیٹر صاحب اردو ریویو کے نام درخواست بھیجدیں۔

سید محمد اسحاق

مُردوں کے متعلق کونسا طریق عمل موزوں ہے

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے حال میں اپنے درس الحدیث میں اس موضوع پر ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جسے اپنے الفاظ میں مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ خاکسار غلام محمد عبد ؎

دُنیا میں ہر ذی حیات شے اپنی عمر گزار کر اپنا جسم عنصری ترک کر دیتی ہے۔ یعنی موت سے ہم آغوش ہو جاتی ہے انسان پر جب یہ حالت آتی ہے۔ تو خواہ وہ کسی مذہب وملت کا ہو۔ اس کے ورثا اپنی شریعت یا اپنی رسوم کے مطابق اس کی تجہیز وتکفین کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ جب ایک محسن یا پیارا انسان ظاہری لوازمات زندگی سے بذریعہ موت محروم ہو جاتا ہے۔ تو تقاضائے محبت دل یہی چاہتا ہے۔ کہ اسے جُدا نہ ہوتے دیں۔ لیکن مجبوری ہوتی ہے۔ کیونکہ بوجہ اس کے کہ مُردہ جسم چند دنوں کے بعد متعفن ہو جاتا ہے۔ اس میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ اور بدبو آنے لگتی ہے۔ اور مُردہ کے تمام اعضاء متغیر ہو کر باعث نفرت وکراہت بن جاتے ہیں حتے کہ اس حالت کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنا گوارا نہیں کر سکتے۔ اگر انسان کا جسم بعد موت تغیر پذیر نہ ہوتا۔ تو کوئی ماں اپنے بچہ کو۔ کوئی بیٹا اپنے باپ کو اور کوئی خاوند اپنی محبوبہ بیوی کو قبرستان یا مرگھٹ میں نہ لے جاتا۔ بلکہ اپنے گھر کے کسی گوشہ میں رکھ چھوڑتا۔ اور اُن کو دیکھ دیکھ کر تسکین حاصل کی جاتی مگر یہ تقاضائے قدرت کے خلاف ہے۔ چونکہ انسانی جسم موت کے بعد تغیر پذیر ہوتا ہے۔ اس لئے ہم اس کو جدا کرتے ہیں۔ دفن کرتے ہیں۔ جلاتے ہیں۔ یا پانی میں بہاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ غرض مختلف مذاہب والوں کو اپنے اپنے عقائد کی رُو سے کوئی صورت اختیار کرنی پڑتی ہے ؎

مسلمانوں یہودیوں۔ اور عیسائیوں میں رواج ہے۔ کہ مُردہ کو دفن کرتے ہیں۔ ہندو جلاتے ہیں۔ یا دریا میں بہا دیتے ہیں۔ پارسی لوگ مُردے کو کھلے احاطہ میں رکھ دیتے ہیں۔ جسے پرندے اور جانور نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں۔ اس کے متعلق ہمیں یہ دیکھنا چاہئے۔ کہ ان طریقوں میں سے کونسا طریقہ زیادہ احسن اور پسندیدہ ہے۔ اور قوانین قدرت کے مطابق ہے ؎

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مُردہ جسم کچھ عرصہ کے بعد تغیر پذیر ہو جاتا ہے۔ اس سے بدبو آنے لگتی ہے۔ کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ یہ حالت ایسی ہے۔ کہ قدرتی طور پر احساسات پر ایک گہرا اثر پڑتا ہے۔ ایک طرف تو مرنے والے کی عزت کا خیال ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف کراہت کی وجہ سے طبیعت اسے دیکھنا گوارا نہیں کر سکتی۔ علم اور چیز ہے۔ اور احساسات اور مُردہ کو دفن کرنے پر باوجودیکہ ہمیں علم ہوتا ہے۔ کہ اس کا جسم ضرور خراب ہو گا۔ لیکن اس کی یہ حالت چونکہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوتی ہے۔ اس لئے مُردہ کے جسم کی خرابی کا احساس نہیں ہوتا۔ اس کے مقابلہ میں جب مُردہ کی حالت اپنی آنکھوں کے سامنے خراب ہو۔ تو احساسات پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ دفن کرنے کی بجائے جب مُردہ جلایا جاتا ہے۔ تو تھوڑی دیر میں ہی سخت کراہت والی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ مُردہ کا جسم جلتا ہے۔ بدبو پھیلتی ہے۔ اس کے اعضا علیٰحدہ علیٰحدہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور ایک بھیانک اور دل ہلا دینے والا منظر سامنے آتا ہے۔ تمام رشتہ دار۔ اور عزیز بزرگ انتظار کرتے ہیں۔ کہ اس کا سر جل کر پھٹے۔ یا خود لکڑی مار کر پھوڑا جاتا ہے۔ جس سے پٹاخہ کی آواز نکلتی ہے۔ تب اعزہ واقربا سمجھتے ہیں۔ کہ اب جل گیا۔ بعد ازاں اس کی راکھ۔ اور ہڈیوں کو اکٹھا کر کے کسی قریب کے دریا میں یا گنگا میں پھینک دیتے ہیں ؎

یا لاش کے ساتھ بڑا سا پتھر باندھ کر دریا میں ڈال دیتے ہیں۔ مچھلیاں اور دریائی جانور کھا جاتے ہیں۔ لاش گل سڑ کر اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر پانی میں اِدھر اُدھر تیرتی پھرتی ہے۔ پارسی لوگ مُردے کو جانوروں اور چیلوں کے ناشتہ کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ بھی پسندیدہ طریقہ نہیں ہے ؎

ان سب کے مقابلہ میں اسلامی طریق عمدہ ہے۔ مسلمان مردہ کو عزت کے ساتھ نہلاتے۔ خوشبو لگاتے۔ اور سفید اور نئے کپڑوں میں لپیٹ کر ایک گہرے گڑھے میں لٹا دیتے ہیں پھر اوپر سے کسی چیز سے بند کرتے ہیں اس کے بعد مٹی ڈال دی جاتی ہے۔ اس طرح نہ تو نعش کو کتے بلے وغیرہ جانور خراب کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اس کے گلنے اور سڑنے کا منظر ہم دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح مُردہ جسم آہستہ آہستہ مٹی میں مل جاتا ہے۔ کیونکہ مٹی میں یہ خاصیت اللہ تعالیٰ نے ودیعت کی ہے کہ متعفن اجزاء کی سڑاند اور بدبو کو زائل کر دیتی ہے ؎

"ستیارتھ پرکاش" میں سوامی دیانند لکھتے ہیں۔ کہ مُردہ کے وزن سے دُگنا گھی ڈال کر جلانا چاہیئے۔ مگر امیر بھی یہ نہیں کرتے۔ غریب کے متعلق یہ ہدایت ہے۔ کہ بھوکے رہ کر۔ اور لوگوں سے مانگ کر بھی کم ازکم ہموزن گھی بوقت جلانے کے مُردہ پر ڈالو۔ مگر اس پر کون عمل کر سکتا ہے ؎

غرض مُردہ کو جلانے سے سخت بدبو پھیلتی ہے۔ اُس سے دم گھٹتا ہے۔ کھانسی اور دق وغیرہ مہلکہ بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ لیکن قبرستانوں میں بُو نام کو بھی نہیں ہوتی ؎

ہندو اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر تمام مُردوں کو زمین میں دفن کیا جائے۔ تو ایک بالشت بھر بھی زمین قابلِ رہائش۔ اور کھیتی باڑی کے لئے نہ رہے۔ مگر یہ اعتراض کرنے والے ایسے لوگ ہیں۔ جو حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ افغانستان۔ عرب۔ اور مصر جو کہ اسلامی ممالک ہیں۔ جہاں چودہ سو سال سے مسلمان مدفون ہو رہے ہیں۔ اور کروڑہا انسان زیرِ خاک سوئے پڑے ہیں۔ وہاں ابھی تک اس قسم کی کبھی مشکل پیش نہیں آئی۔ وجہ یہ ہے۔ کہ زمین میں خاصیت ہے۔ کہ وہ ہر حیوانی اجزاء کو تھوڑی مدت میں مٹی کر دیتی ہے۔ پس اسلامی طریقِ تدفین ہی قدرتی اور پسندیدہ ہے ؎

چندہ خاص کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے گزشتہ مجلس مشاورت پر فیصلہ ہوا تھا کہ امسال جماعتیں پندرہ ہزار روپیہ چندہ خاص۔ علاوہ مستقل چندوں کے ادا کریں۔ اس کے متعلق کئی مرتبہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ ہر ایک شخص سے ایک ماہ کی آمد پر بشرح ساڑھے چھ فیصدی چندہ خاص وصول کر کے بھجوایا جائے۔ لیکن ابھی تک جماعتوں نے پوری توجہ نہیں کی ؎

چونکہ سال تمام میں قریباً دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اس لئے اپنے اپنے ذمہ کا چندہ خاص بہت جلد وصول کر کے بھجوا دیں ؎

ناظر بیت المال۔ قادیان

اخوند محمد افضل خان صاحب مرحوم کے مختصر حالاتِ زندگی

اخوند محمد افضل خان صاحب مرحوم سابق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخاں سے خاکسار کی پہلی ملاقات سابق شہر ڈیرہ غازی خاں میں ہوئی تھی۔ اس وقت مرحوم کپتان پولیس کے ریڈر تھے۔ خاکسار اور تحصیل سنگھڑ کے کئی احباب جو مدرس تھے مرحوم کے محلہ میں رہتے تھے بسبب ایک تعلیم یافتہ طبقہ کے عموماً مرحوم ہمارے پاس آیا کرتے تھے۔ مرحوم اور ہم سب کی میاں عبدالرحمن صاحب رنگریز ملتانی احمدی کی دوکان پر آمد و رفت تھی۔ خدا کے فضل سے ہم چار دوست اخوند صاحب مرحوم میاں عبدالرحمن صاحب مدرس مرحوم مولوی امام بخش صاحب مدرس مرحوم اور خاکسار اکتوبر ۱۹۰۱ء میں ایک ہی دن سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور ایک اور دوست مولوی علی محمد صاحب مرحوم جو ہمارے ساتھ رہتے تھے۔ گو وہ اس وقت تو احمدی نہ ہوئے۔ مگر بعد تبدیل ہو جانے کے وہاں ایک خواب دیکھنے کی بنا پر احمدی ہو گئے:۔

مرحوم خاندانی لحاظ سے ڈیرہ غازیخاں میں اچھی حیثیت رکھتے تھے۔ گو اپنے چچا صاحب کی مخالفت کے سبب جو محکمہ پولیس میں سب انسپکٹر تھے۔ اخوند صاحب مرحوم کو بہت کچھ تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر مرحوم ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ اخوند صاحب مرحوم بعد میں سب انسپکٹر پولیس ہو کر پنجاب کے اضلاع میں بھی کام کرتے رہے۔ مخالفوں کی طرف سے مرحوم پر ایک فوجداری مقدمہ دائر ہوا۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت اور خدا کے فضل سے دشمنوں کی اس شرارت سے محفوظ رہے۔ اور بری ہو گئے۔

تقریباً عرصہ دس سال کا ہوا کہ مرحوم پنشن لے کر ڈیرہ غازی خاں میں آ رہے چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم کی وفات پر آپ کو جماعت نے پریذیڈنٹ تجویز کیا۔ اور متواتر ۹ سال پریذیڈنٹ رہے۔ مرحوم گو دمہ کے بیمار تھے۔ مگر سلسلہ کے کام کو جس خوبی اور تندہی سے انہوں نے چلایا۔ یہ انہی کا کام تھا۔

> ایں سعادت بزور بازو نیست
> تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

چنانچہ احباب اب جبکہ مرحوم ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے ہیں اعتراف کرتے ہیں کہ وہ بستر پر پڑے ہوئے بھی سلسلہ کی خط و کتابت خود کرتے تھے۔ یا کسی دوست کو بلوا کر لکھواتے جاتے تھے۔ مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت دہلی میں کی تھی۔ جبکہ آپ وائسرائے صاحب کے ایڈی کانگ تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے بھی ان کو بیعت کا شرف حاصل تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وہ عاشق اور دلدادہ تھے۔ ہر وقت پیارا محمود ان کی زبان پر رہتا تھا۔ اور خلیفہ ثانی کی درازی عمر اور کامیابی کے لئے دست بدعا رہتے تھے۔

مرحوم عام طور پر جلسہ سالانہ پر حسب فرمان خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پہرہ اور کار خاص پر متعین ہوا کرتے تھے۔ مرحوم کے عہدہ پریذیڈنٹی میں جماعت کا بجٹ ہمیشہ پورا ہوتا رہا۔ اور انہی کے عہد میں انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خاں کو گرانٹ ملنی شروع ہوئی۔ گو وہ صرف شہر ڈیرہ غازیخاں کی جماعت کے پریذیڈنٹ تھے۔ مگر ضلع کی تمام جماعتوں کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ احباب سلسلہ کے کاموں میں خواہ دنیا کے ہوں یا دین کے بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ اور ہر وقت ان کی تکالیف کو دور کرنے کے لئے کمربستہ رہتے تھے۔ مرحوم میں ایک یہ خوبی تھی۔ کہ سیلف ریسپکٹ کا مادہ ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ گو آخر میں بسبب کمی پنشن کے ان کا گزارہ بہت اسیرانہ نہ رہا تھا۔ مگر پھر بھی انہوں نے اپنی آن کو نہ چھوڑا۔ مرحوم کی وفات ۲۱ جنوری ۳۹ء کو ہوئی۔ چونکہ مرحوم اکثر کہا کرتے تھے۔ کہ قادیان میں میرا دفن ہو۔ اس لئے ان کو صندوق میں امانت کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ موافق حالات پر ان کی نعش قادیان لائی جائے گی مرحوم گو موصی نہ تھے۔ مگر مرحوم کو وصیت کی خواہش ضرور تھی۔ مرحوم کے وقت میں انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے بڑے بڑے کامیاب جلسے ہوتے رہے جو محض ان کی کوششوں کا نتیجہ تھے مرحوم ہر طبقہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم نے اپنے بعد سات لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ تین لڑکے اور لڑکی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں:۔

دعا ہے کہ خداوند کریم ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور اخوند مرحوم کو محض اپنے فضل سے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ یہ ناشکر گزاری ہوگی۔ اگر میں اس بات کا اظہار نہ کروں۔ کہ خان صاحب مرحوم نے خاکسار پر دشمنوں کے کئی متواتر حملوں کے وقت خاکسار کی کمال شفقت اور تندہی سے مدد کی۔ مرحوم کی وفات ایک گھنٹہ کے اندر واقع ہوگئی رات کو حسب معمول چار بجے کے قریب اٹھے۔ اور دمہ کے انجکشن کرنے کی تیاری کی۔ صبح پانچ بجے کے قریب جب ان کی اہلیہ صاحبہ جاگیں تو تھوڑی دیر کے بعد اپنے لڑکے سے کہا کہ آج تمہارے ابا کی آواز نہیں آئی۔ جا کر دیکھو کیا سبب ہے۔ جگانے کی کوشش کی گئی مگر وہ تو ایسی گہری نیند سو رہے تھے۔ کہ جس کے بعد بیداری نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دمہ کی بیماری کے حملہ سے حرکت قلب بند ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خاکسار محمد عثمان محاسب انجمن احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

ایک بدگو مکفر کا عبرتناک انجام

آج سے کوئی دو سال پہلے کا ذکر ہے جبکہ مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمارے ہاں بسلسلہ دورہ تبلیغ تشریف فرما تھے۔ کہ شہر ہذا کا ایک نوجوان مسمی چراغ شاہ مولوی صاحبان کی خدمت میں اکثر آیا جایا کرتا تھا۔ اور کبھی کبھار احمدیت کے متعلق اپنا رجوع اور اشتیاق ظاہر کرتا تھا۔ بعد میں اس نے از خود بیعت نامہ تحریر کر کے براہ راست مرکز میں بھیجدیا۔ جبکہ ہمیں اس وقت ہی علم ہوا۔ جب الفضل میں اس کا نام فہرست نومبائعین میں چھپ گیا۔ اس کے بعد وہ کچھ عرصہ بظاہر اخلاص اور شوق کے ساتھ مسجد احمدیہ میں آنے جانے لگا۔ اور ایک سے زیادہ بار ہمارے ساتھ شامل ہو کر ادھر ادھر تبلیغ اور مناظروں میں حصہ لیتا رہا۔ اور وقتاً فوقتاً مختلف احباب سے کتب سلسلہ عالیہ برائے مطالعہ بھی لے جاتا رہا۔ ادھر ہمارا یہ خیال تھا کہ چراغ شاہ نومبائع ہو کر اپنی زندگی سنوارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ ادھر ہمیں احرار کے کسی راز دار نے بتلایا کہ یہ شخص تو بعض مقامی مولویوں اور احرار کے ساتھ سازش کر کے جماعت احمدیہ کو منافقت کا جامہ اوڑھ کر دھوکہ دے رہا ہے۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد ایسا ہی ثابت ہوا چنانچہ اس نے پہلا کام تو یہ کیا کہ آخری بار جو دوستوں کی کتابیں لے گیا تھا۔ اور جو قریباً چالیس روپیہ کی مالیت کی تھیں وہ خورد برد کر لیں۔ اور پھر اس کے بعد اس نے احرار اور مخالفین سلسلہ کی وساطت سے کسی اخبار میں اپنا توبہ نامہ شائع کرایا۔ اور ناواقف لوگوں کو احمدیت سے بدظن کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اسی سلسلہ میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بدزبانی کرنا اپنا وطیرہ بنا لیا۔ بالآخر آج سے تھوڑا عرصہ قبل وہ چیچک کے

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

مالابار میں تبلیغ

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری لکھتے ہیں۔

ماہ جنوری میں ۱۰ لیکچر دئے۔ یکم اور ۲ کو آدناڑ میں ۴-۵ کو ہری پاڑ میں۔ ۲۵ تا ۳۰ پیچنگاڈی اور کاناتور میں۔ اور بعض مقامات کا دورہ کیا گیا اور بعض جگہوں پر قیام کر کے انفرادی تبلیغ کی گئی۔ اور مخالفین کے سیاسی۔ مذہبی اور تمدنی سوالات کے جواب دئے گئے جماعت کے افراد کی تربیت کی گئی۔ کاناتور میں لیکچروں کے لئے مختلف لوگوں کو دعوتی اشتہار بھیجے گئے۔ جس سے کافی تعداد میں لوگ آنے لگے۔ مگر مخالف مولویوں نے ہمارے مقابل جلسہ شروع کر دیا اور اس طرح جب تک ہماری تقریر ہوتی رہتی وہ تقریر جاری رکھتے اور جب ہماری تقریر ختم ہو جاتی۔ تو وہ بھی ختم کر دیتے اس طریق کو خود بعض غیر احمدی شرفاء نے ناپسند کیا۔

کراچی میں تبلیغ

مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ کراچی سے لکھتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں تین جلسے کئے گئے۔ اول تبلیغی پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں شفاعت اور ہمارا شفیع کے مسئلہ پر میں نے مسئلہ غلامی اور اسلام" پر بابو محمد اسحاق صاحب نے۔ اور مسئلہ تناسخ پر بابو فتح محمد صاحب شرما نے تقریریں کیں۔ بعض غیر احمدیوں کو خصوصیت سے مدعو کیا گیا۔

دوسرے سولجر بازار میں مولوی محمد نواز خاں سکرٹری تبلیغ نے عورتوں کے جلسہ کا انتظام کیا۔ جس میں میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبات کی روشنی میں مستورات کو "تربیت اولاد" کے موضوع پر ہدایات دیں۔

تیسرے ۱۸ فروری کو انصار اللہ کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں تین ممبروں نے تقریریں کیں۔

ان کے علاوہ انفرادی تبلیغ بذریعہ لٹریچر اور زبانی کی جاتی ہے۔

میانی میں جلسہ

ملک نبی محمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ میانی لکھتے ہیں۔

۲۵ فروری کو حافظ محمد عمر صاحب ۳ بجے میانی پہنچے۔ رات کو جلسہ کیا گیا جس میں آریہ۔ سناتنی۔ سکھ اور غیر احمدی بکثرت آئے۔ حافظ محمد عمر صاحب نے دو گھنٹے تقریر کی۔ نیز آریوں کے ایک جلسہ میں چند روز پیشتر شانتی پرکاش آریہ لیکچرار نے جو اعتراضات کئے تھے ان کے جواب دئے۔ نیز اسلام اور ہندو دھرم کا مقابلہ کرتے ہوئے بانی اسلام کی افضلیت ثابت کی۔ مسلمانوں نے خواہش کی۔ کہ حافظ صاحب پھر بھی آئیں اور لیکچر دیں۔ اختتام جلسہ پر مسلمانوں نے مبارکباد دی۔ خدا کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیاب ثابت ہوا۔

راولپنڈی میں تبلیغ

مولوی چراغ الدین صاحب لکھتے ہیں

حسب پروگرام مقامی انصار اللہ نے ۱۹ فروری کو یوم التبلیغ منایا ۱۶ میں سے ۱۵ ممبر حاضر تھے۔ جماعت کے دیگر احباب نے بھی شمولیت اختیار کی۔ جن کے گروپ بنائے گئے۔ اور انتظام کے ساتھ تبلیغ کی گئی۔ شام کو ہر ایک گروپ نے رپورٹ سنائی۔ ایک صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

کارکنان جماعت کا اجلاس ہوا چوہدری فتح محمد صاحب۔ خاکسار اور امیر جماعت احمدیہ نے تقریریں کیں۔ اور احباب جماعت کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا گیا۔

خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ خطبہ سنایا گیا۔ خدام الاحمدیہ میں شمولیت اور سلسلہ کے اخبارات کی خریداری کی طرف توجہ دلائی گئی۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ۹ ملاقاتیں کیں

نظام الدین کو ہالی کے خط کا جواب مفصل دیا گیا۔ ایک غیر احمدی کو ایک اخبار کا جواب الجواب لکھا۔

آج کل ایک مکان بیس روپے ماہوار کرایہ کا ہے۔ جس میں نمازیں ادا کی جاتی اور جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ لیکن عرصے سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ کہ ہماری اپنی مسجد ہونی چاہئے۔ لیکن جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے جب جماعت نے اس کا ذکر کیا تو حضور نے فرمایا جہاں بھی جگہ ملتی ہے لے لو چند سالوں تک وہ جگہ خود بخود با موقعہ ہو جائیگی خدا تعالیٰ نے اسکے لئے سامان پیدا کر دئے ہیں چنانچہ مستری محمد شفیع صاحب نے ۴ مرلہ زمین جو چھ سو روپیہ کی ہے۔ انجمن کو مفت دیدی ہے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تین سو روپیہ عنایت فرمایا ہے جس سے بنیادیں بھر دی جائیں گی۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ جلد عمارت بنانے کی توفیق بخشے۔

علاقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ عیدگاہ کی سماعت

بٹالہ ۷ مارچ۔ آج پھر اس مقدمہ کی سماعت علاقہ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں ہوئی۔ اور حسب ذیل شہادتیں قلم بند کی گئیں۔

بیان روڑا دھوبی ساکن قادیان

میں اہل سنت و الجماعت ہوں۔ ہم لوگ عید کی نماز بڑھ کے درخت کے نیچے پڑھتے ہیں۔ اور اسی تکیہ میں جنازے بھی پڑھتے ہیں۔ گذشتہ دو عیدوں کے موقعہ پر ہم نے نمازیں تکیہ میں اور اس سے باہر ہو کر پڑھی ہیں۔ مگر اس سے قبل ہمیشہ تکیہ کے چبوترہ پر ہی پڑھتے رہے ہیں۔ میں نے اپنے والد۔ چچا اور دوسرے رشتہ داروں کے جنازے تکیہ میں ہی پڑھے ہیں۔

بجواب جرح۔ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے کپڑے دھوتا ہوں۔ میں احمدی نہیں ہوں۔ عیدگاہ سے شمال کی طرف ایک رستہ ہے۔ جو رام پور کو جاتا ہے جنوب کی طرف چیچڑ ہے عیدگاہ قریباً آٹھ ہاتھ لمبی ہے۔

بجواب مکرر جرح۔ محراب والی جگہ آٹھ ہاتھ لمبی ہے۔

بیان محمد شریف ساکن قادیان

سات آٹھ ماہ ہوئے جب کہ میں احمدی ہوا ہوں۔ اس سے قبل میں عیدیں اہلسنت کے ساتھ پڑھا کرتا تھا۔ جو بوہڑ کے درخت کے نیچے تکیہ میں عید پڑھتے ہیں۔ اسی تکیہ میں جنازے بھی پڑھتے ہیں۔ میں تراب علی اور اپنے چچا فضل دین کے جنازوں میں شریک ہوا تھا۔

بجواب جرح۔ اور جنازوں میں بھی شریک ہوتا رہا ہوں۔ مگر اس وقت ان کے نام یاد نہیں۔ میں نے صرف ایک جنازہ عیدگاہ میں پڑھا ہے۔ میں خلیفہ صاحب کی اجازت سے قادیان میں قصاب کی دوکان کرتا ہوں۔

بجواب مکرر جرح۔ میں گذشتہ سات آٹھ ماہ سے دوکان کرتا ہوں۔

بیان سبحان ساکن قادیان

میں گذشتہ دس سال سے قادیان میں رہتا ہوں۔ اور سات آٹھ ماہ ہوئے احمدی ہوا ہوں۔ اس سے پہلے اہل سنت والجماعت میں شامل تھا۔ جو عید اور جنازے تکیہ میں بڑ کے نیچے پڑھتے ہیں۔

بجواب جرح۔ میری والدہ ناظر صاحب کے ہاں جو مبلغ ہیں۔ ملازم ہے۔ احمدیوں کی قادیان میں ایک ہی عیدگاہ ہے۔ جو قبرستان میں واقع ہے۔ قبرستان احمدیوں اور اہلسنت کا مشترکہ ہے۔ عیدگاہ خلیفہ صاحب کے باغ سے ¼ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور آریہ سکول کی طرف ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ عیدگاہ کس طرف اور کیا ہے۔ عیدگاہ کے مغرب کی جانب ایک محراب ہے۔ جو عیدگاہ میں ہی ہے۔ میں عیدگاہ کی لمبائی چوڑائی بیان نہیں کر سکتا۔ اصل میں دو عیدگاہیں ہیں۔ ایک اہلسنت کی اور ایک احمدیوں کی دونوں کو ایک چبوترہ جدا کرتا ہے۔ محراب احمدیوں کی عیدگاہ میں ہے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

حکومت برطانیہ کے وزیر دفاع کی تقریر پر ہنگامہ

گلاسکو کے سینٹ اینڈریوز ہال میں حکومت برطانیہ کے وزیر دفاع سر جان اینڈرسن سابق گورنر بنگال کی ایک تقریر تھی۔ جب وہ تقریر کے لئے اٹھے۔ تو حاضرین نے طرح طرح کے آوازے کسنے شروع کر دئے۔ بلیوں اور کتوں کی آوازیں نکالنے اور چیخیں مارنے لگے۔ اور اس قدر ہنگامہ بپا ہوا۔ کہ تقریر کرنا مشکل ہو گیا۔ آخر پولیس بلائی گئی۔ جس نے ۲۰ آدمیوں کو ہال سے باہر نکال دیا۔ لیکن سر جان جب دوبارہ تقریر کے لئے اٹھے تو پھر شور بپا ہو گیا۔ ایک طرف سے آواز آئی۔ کہ "ہسپانیہ کو اسلحہ مہیا کرنے کی پالیسی کا کیا ہوا؟" دوسری طرف سے آواز بلند ہوئی۔ "ہمیں کام دو" ایک شخص نے گیلری سے آپ پر گیس سے محفوظ رہنے کا نقاب پھینکدیا۔ ایک معزز آدمی نے ان لوگوں کو خاموش رکھنے کی کوشش کی۔ تو اسے پیٹ ڈالا گیا۔ مظاہرین نے ہال سے باہر نکلنے کے بعد ایک جلوس نکالا۔ ایک تابوت اٹھایا ہوا تھا جس پر لکھا تھا "خیرات کے بعد موت" جب سر جان اینڈرسن لنڈن واپس جانے کے لئے ریل پر سوار ہوئے تو چار نوجوانوں نے پلیٹ فارم پر "اینڈرسن مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ یہ تمام مظاہرہ برطانیہ کی خارجی پالیسی خصوصاً ہسپانیہ کے بارہ میں مذمت کے طور پر تھا۔

ہسپانیہ کی نئی جمہوریت کے دم خم

میڈرڈ سے ۶ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ سابقہ وزارت کی جگہ اب ایک نیشنل کونسل آف ڈیفینس بنائی گئی ہے۔ جس کے لیڈر جنرل کساڈو مقرر ہوئے ہیں جمہوری افواج کی قیادت بھی اب ان کے سپرد ہے۔ اس کونسل نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں ڈاکٹر نگرین کی سابقہ وزارت کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ان کی غلط پالیسی کے نتیجہ میں جمہوری حکومت کا قانونی وقار زائل ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر نگرین اور ان کے ساتھی کل رات سپین سے بھاگنے کی کوشش میں ناکام رہے تھے۔ مگر بعد کی اطلاع ہے کہ آپ معہ دیگر وزراء فرانس پہنچ گئے ہیں۔ جنرل کساڈو نے فوجی قیادت سنبھالنے کے بعد ایک تقریر براڈکاسٹ کی ہے۔ جس میں کہا ہے۔ کہ جب تک باعزت صلح نہ ہو۔ ہم برابر لڑتے رہیں گے۔ ہم لڑائی کو طول دینا نہیں چاہتے اور باعزت سمجھوتہ کے خواہاں ہیں۔ مگر یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ ہمارے ملک میں غیر لوگوں کو اثر و رسوخ حاصل ہو۔ جمہوریہ کے ماتحت ایک بحری شہر کارڈیجنا میں بغاوت کی خبریں آ رہی تھیں۔ مگر ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اب بغاوت فرو ہو چکی ہے۔ جبرالٹر سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں بھی جنرل فرانکو کے بہت سے حامیوں کو جمہوریت پسندوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔

فلسطین میں عربوں اور برطانوی فوج کے درمیان جنگ

قاہرہ کے اخبار البلاغ کے نامہ نگار نے فلسطین سے اطلاع دی ہے کہ طولکرم میں برطانوی فوج اور عربوں کے مابین آٹھ گھنٹہ تک ایسی شدید لڑائی ہوئی ہے کہ ۱۹۳۶ء سے کر اب تک نہ ہوئی تھی۔ عربوں نے بندوقوں کی گولیوں سے دو برطانوی طیارے نیچے گرائے۔ اور انہیں چار ٹینکوں سمیت نذر آتش کر دیا۔ ان پر کام کرنے والے گرفتار کر لئے گئے۔ اسی طرح ان کے ایک لشکر نے کفر زیباح کے قریب برطانوی فوج پر حملہ کیا۔ اور ایسی شدید آتشباری کی۔ کہ برطانوی فوج کو میدان سے ہٹنے کے سوا چارہ نہ رہا۔ عربوں پر برطانوی طیارے بم برسا رہے تھے۔ مگر انہوں نے یہاں بھی ایک طیارہ کو نیچے گرا لیا۔ اور ڈرائیور و دوسرے سپاہیوں کو گرفتار کر کے ان سے مشین گن چھین لی۔ اس طیارہ کو بھی آگ لگا دی گئی۔ اس لڑائی میں عربوں کو ۸۷ رائفلیں۔ کارتوسوں سے بھرے ہوئے ۱۷۰ صندوق ۳۰ گھوڑے اور خچریں۔ نیز بہت سے دستی بم ہاتھ آئے۔ اور ان کے چار آدمی ہلاک اور ۱۵ زخمی ہوئے۔

معاصر "البلاغ" لکھتا ہے۔ کہ خیال تھا۔ کہ لندن کانفرنس کے نتیجہ میں امن پیدا ہو جائے گا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ عرب چونکہ برطانیہ کی پالیسی اور تجاویز سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی سرگرمیوں کی رفتار پہلے سے بھی تیز کر دی ہے۔

قاہرہ سے ۷ مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مصر کے نائب وزیر مالیات عثمان پاشا اس غرض سے بیروت گئے تھے کہ وہاں مفتی اعظم سے ملاقات کر کے ان کو برطانوی تجاویز کو قبول کرنے پر آمادہ کریں۔ مفتی اعظم نے کہا ہے۔ کہ عرب یہود کے فلسطین میں رہنے کے سوال پر حکومت برطانیہ کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے اسی صورت میں تیار ہو سکتے ہیں کہ فلسطین کو آزاد ریاست بنا دیا جائے۔ اور یہود کے پاس زمینیں فروخت کرنے کے لئے ایک رقبہ مخصوص کر دیا جائے۔ جو فلسطین کے کل رقبہ کے چوتھے حصہ سے زیادہ نہ ہو خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ آخری ترمیم ہے۔ جو عرب اپنے مطالبات میں منظور کر سکتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ عراق کے وزیر اعظم جنرل نوری پاشا بھی مفتی اعظم سے ملنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز بیروت روانہ ہو گئے ہیں۔ گویا اس بات کی پوری پوری کوشش ہو رہی ہے کہ مصالحت کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا ہو جائے۔

انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن جنیوا

فروری میں جنیوا میں انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن کی مجلس عاملہ کا چھیاسیواں اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ہندوستان کی طرف سے سر راما سوامی مدلیار نے شرکت کی۔ اور اپنی تقریر میں کہا۔ کہ جنیوا میں جس قدر بین الاقوامی ادارے ہیں۔ ان میں سے صرف بین الاقوامی لیبر آرگنائزیشن ہی ایک ایسا ادارہ ہے۔ جس کے ساتھ ہندوستان کو براہ راست دلچسپی ہے۔ اور میں اپنے ملک کی طرف سے اس ادارہ کے ڈائرکٹر کو مخلصانہ امداد اور تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ ایک قرارداد منظور کی گئی کہ بین الاقوامی حالات خواہ انتہائی نازک صورت کیوں نہ اختیار کر جائیں۔ اس ادارہ کے کام میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہئیے۔ عمر رسیدہ مزدوروں کو کام کی تلاش میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان پر بھی غور کیا گیا۔ نیز فیصلہ ہوا۔ کہ ۱۹۴۰ء کے بجٹ میں گذشتہ سال کے بجٹ کی نسبت گیارہ لاکھ ۲۵ ہزار سوس فرنیک (ایک سوس فرنیک کی قیمت قریباً گیارہ آنہ ہے) کی کمی کر دی جائے۔ کپڑے کے کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے حالات کی بہتری کے لئے ماہرین کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو تجاویز مرتب کر کے پیش کرے گی۔ اس کے علاوہ ۱۹۴۰ء کے اجلاس کے لئے ایجنڈا مرتب کیا گیا۔

روس اور مانچوکو کی باہمی کشمکش

ٹوکیو سے ۷ مارچ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مانچوکو کی سرحد پر روسی اور مانچوکو کے سپاہیوں میں آئے دن تصادم ہوتے رہتے ہیں۔ چالیس روسی سپاہیوں نے سرحد کو عبور کر کے مانچوکو کے بیس سپاہیوں پر جو گشت کر رہے تھے۔ حملہ کر دیا۔ دو نو میں ایک گھنٹہ تک جنگ جاری رہی۔ آخر روسی سپاہی واپس چلے گئے۔ ایک اور سرحدی مقام پر بھی دونو ملکوں کے سپاہیوں میں خطرناک جنگ ہوئی جس میں روسی سپاہ کے گیارہ آدمی ہلاک ہو گئے۔ علاوہ ازیں گذشتہ جمعہ کے روز بھی دو تصادم ہوئے۔ ان واقعات کے خلاف حکومت مانچوکو

اہم ملکی حالات و واقعات

گاندھی جی نے فاقہ کشی ترک کر دی

راجکوٹ میں ۷ مارچ کو دو بجکر ۵۲ منٹ پر گاندھی جی نے فاقہ کشی ترک کر دی۔ وائسرائے ہند نے ان کو لکھا تھا۔ کہ آپ ٹھاکر صاحب کی وعدہ شکنی کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اعلان کے متعلق شکوک پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے فیصلہ کا بہترین طریق یہ ہے کہ اس کا تصفیہ ہندوستان کی فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس سے کرایا جائے۔ اور ٹھاکر صاحب کی اجازت سے یہ معاملہ ان کے سپرد کر دیا جائے اس اعلان کے مفہوم اور مطلب کے متعلق اگر کوئی اختلاف پیدا ہوا۔ تو اس کا فیصلہ بھی وہی کر دیں گے۔ اور ان کا فیصلہ قطعی سمجھا جائے گا۔ اس کے علاوہ وائسرائے نے انہیں دعوت دی ہے۔ کہ صحت بحال ہوتے ہی فوراً دہلی آئیں۔ تاکہ تمام امور کا فیصلہ باہمی گفت و شنید سے ہو جائے۔ ٹھاکر صاحب راجکوٹ نے تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کے احکام جاری کر دئیے ہیں۔ گاندھی جی نے "فاقہ کشی ترک کرنے کے بعد ایک بیان پریس کے نام دیا۔ جس میں لکھا ہے کہ میں تریپوری کانگرس میں شریک نہیں ہوں گا۔ بلکہ اپنی تمام تر توجہ مسئلہ راجکوٹ پر مرکوز رکھنا چاہتا ہوں۔ اور جلد از جلد دہلی جاؤں گا۔ آپ نے وائسرائے کے مصالحانہ رویہ کی بہت تعریف کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر وہ میرے اس اقدام سے بے اعتنائی کرتے اور کہتے کہ برت کھولنے کے بعد اس بارہ میں مجھ سے کوئی بات چیت کریں گے تو برطانوی ذہنیت کی وجہ سے میں انہیں حق بجانب سمجھتا۔ اب انہوں نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اگر میں فاقہ کشی اختیار نہ کرتا۔ تو نہ صرف راجکوٹ کے بلکہ تمام والیان ریاست اور ان کی رعایا کے تعلقات خراب ہو جاتے۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ والیان ریاست کی قدیم روایات اور ان کے اختیارات کو اڑا دیا جائے بلکہ صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ والیان ریاست زمانہ کے ساتھ ساتھ چلیں۔ اور اپنی رعایا کے مطالبات کو نظر انداز نہ کریں۔ اگر راجکوٹ کے مسلمان چاہتے ہیں تو میں ان کے لئے نشستوں کی تخصیص کے ساتھ جداگانہ انتخاب کا طریق منظور کرا دوں گا۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ نذر محمد ولد میاں جلال شاہ ذات قریشی سکنہ چک ۱۶۲ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۳ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ $\frac{1}{29}$ ۲۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

کانگرسی جمعیۃ العلماء واردھا سکیم کے خلاف

گذشتہ اتوار کو جمعیۃ العلماء نے واردھا سکیم کے متعلق ایک نہایت عجیب قرار داد منظور کی ہے۔ عجیب اس لحاظ سے کہ جمعیۃ یوں تو کانگرسی ہے۔ لیکن اس کانگرسی سکیم کی اس نے شدید مخالفت کی ہے۔ اس میں قرار دیا ہے کہ یہ سکیم مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ ایسی اہم سکیم مرتب کرتے وقت جمعیۃ کے مشورہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم مسلمانوں کے لئے نافذ نہ کی جائے۔ اور مسلمان بچوں کے لئے پرائمری میں ہی دینیات کی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ اس قرار داد کے حق میں تقریر کرتے ہوئے مولوی احمد سعید صاحب نے کہا۔ کہ اس سکیم کا سب سے زیادہ قابل اعتراض پہلو یہ ہے۔ کہ اس میں عدم تشدد کے اصول کو تسلیم کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ مذہبی رواداری اچھی چیز ہے۔ لیکن تمام مذاہب کو ایک ہی سطح پر سمجھنا۔ اور دیگر مذاہب کو بھی اسلام کے برابر قرار دینا ایک غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ جسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ واردھا سکیم اپنی موجودہ صورت میں بالکل ناقابل قبول ہے۔ اور اگر اس کے نفاذ پر زور دیا گیا۔ تو جمعیۃ العلماء ہند اس کے خلاف سول نافرمانی کرے گی۔

بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ جمعیۃ نے اپنے کانگرسی آقاؤں سے یہ بے نیازی اس لئے اختیار کی ہے کہ مسلمانوں میں اپنے کھوئے ہوئے وقار اور اعتماد کو دوبارہ بحال کر سکے۔ لیکن امید نہیں۔ کہ وہ اس میں کامیاب ہو سکے۔

ایک اور ریزولیوشن میں قرار دیا گیا۔ کہ چونکہ بعض کانگرسی صوبوں میں مسلمانوں کو شکایات ہیں۔ اس لئے ایک سرکاری کمیٹی تحقیقات کے لئے مقرر کی جائے۔ جس میں اس جمعیۃ کے بھی نمائندے ہوں۔ اس کی رپورٹ کے بعد شکایات کے ازالہ کا مناسب انتظام کیا جائے۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسکہ غلام محمد ولد حاجی حاکم ذات موچی۔ سکنہ نشاری تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ $\frac{2}{29}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ $\frac{2}{29}$ ۱۰

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسکہ مہر غلام محمد ولد مراد۔ ذات سیال ہمریانہ سکنہ کوٹ مراد تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ $\frac{2}{29}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ پر جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ $\frac{2}{29}$ ۱۰

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب تمیم چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۷ مارچ۔ عراق کی فوج میں بدامنی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ حکومت نے فوجی چھاؤنی میں جو بغداد میں چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مارشل لاء نافذ کر دیا ہے۔ اور کمانڈر انچیف کو اختیار دیدیا ہے کہ حالات کے لحاظ سے جو قدم مناسب سمجھیں اٹھائیں۔ اور معاملہ کو جس طرح مناسب ہو سلجھائیں۔

کلکتہ ۷ مارچ۔ بنگال کے نئے گورنر پر اپنڈے سائٹس کا شدید حملہ ہوا۔ آج آپ کا اپریشن کیا گیا۔ جو کامیاب رہا۔ ہز ایکسی لینسی کی حالت تسلی بخش بتائی جاتی ہے۔

رنگون ۷ مارچ۔ برما کی جدید وزارت جو مسٹر ادیبا نے مرتب کی ہے کے خلاف عدم اعتماد کی دو تحریکیں پیش کرنے کے نوٹس دیئے جا چکے ہیں۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات میں ۶ مارچ تک ۱۹ اشخاص ہلاک اور ۲۳۵ مجروح ہو چکے ہیں۔

میڈرڈ ۷ مارچ۔ جنرل کک ڈود نے میڈرڈ سے ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں فرانکو کی سپین کے باشندوں سے اپیل کی ہے کہ ملک میں قیام امن اور صلح و آشتی کے لئے کوشش کریں۔

لاہور ۷ مارچ۔ دو تین روز ہوئے۔ لاہور سے روانہ ہونے والی سندھ ایکسپریس کو رائے ونڈ کے قریب تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ بڑے زور سے دھماکہ ہوا۔ مگر وہ گاڑی کے آنے سے قبل ہی ہو گیا۔ وہاں سے جلا ہوا آتش گیر مادہ بھی ملا ہے خیال ہے۔ کہ بم سے گاڑی کو اڑانے کی یہ ایک ناکام کوشش تھی۔ پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

حیدرآباد ۷ مارچ۔ عثمانیہ یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد آج منعقد ہوا۔ سر سپرو نے جو صدر تھے کانووکیشن ایڈریس پڑھا۔

لکھنؤ ۷ مارچ۔ احراریوں نے مدح صحابہ کی تحریک میں سنیوں کے ساتھ مل کر سول نافرمانی شروع کر دی ہے۔

ان کا یہ فعل اجلاس دہلی کے فیصلہ کے مطابق ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ احرار کے متعلق مسلمانوں میں جو نفرت پیدا ہو چکی ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے انہوں نے یہ کوشش شروع کی ہے۔ کانگرسی حکومت کے خلاف سول نافرمانی بھی ایک معمہ ہے۔ احراری ہر روز جتھے نہیں بھیجیں گے۔ بلکہ صرف جمعہ کے روز۔

لنڈن ۷ مارچ۔ دارالعوام میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ جنرل فرانکو کے ساتھ تعلقات سفارت قائم ہونے کے ساتھ ہی جمہوری حکومت کے ساتھ منقطع کر لئے گئے تھے۔ جن علاقوں پر ابھی جنرل مذکور کا قبضہ نہیں۔ ان میں برطانوی مفاد کے تحفظ کی ذمہ داری برطانوی سفیر پر ہوئی۔ حکومت کی اطلاع کے مطابق میڈرڈ کے سوا اور کسی جگہ جمہوری نظام نہیں ہے۔ جمہوریہ کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر نگرین چند سابق وزراء اور سپہ سالاروں کے ساتھ ہوائی جہاز کے ذریعہ فرانس کے علاقہ میں پہنچ گئے ہیں۔ جہاں انہیں غیر مسلح کر کے نظر بند کر لیا گیا۔

کراچی ۷ مارچ۔ مولوی عبید اللہ صاحب سندھی جنہیں حکومت نے ۱۹۱۳ء میں جلاوطن کر دیا تھا۔ آج دوبارہ اپنے ملک میں داخل ہوئے۔ مسلم لیگ جمعیت العلماء اور خاکساروں نے آپ کا استقبال کیا۔ وزیر اعظم سندھ بھی موجود تھے۔ آپ نے اپنے ایک کانگرسی دوست کے ہاں قیام منظور کیا۔ اور مسلم لیگی لیڈر سر عبداللہ ہارون کی دعوت کو نامنظور آپ کی عمر اس وقت ۷۵ سال ہے۔

لاہور ۷ مارچ۔ پنجاب میں جبری تعلیم کی سکیم کی ناکامی کے باعث حکومت عنقریب ایک اور بل اسمبلی میں پیش کرنے والی ہے۔ جس کا مقصد پرائمری تعلیم کو صحیح معنوں میں جبری بنانا ہے۔ اس سکیم کے ماتحت دس سال کے عرصہ میں ناخواندگی دور ہو جائے گی۔ اندازہ ہے کہ اس پر گورنمنٹ کا نوے لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ پرائمری کورس چار سال کے بجائے پھر پانچ سال کا بنانے کی تجویز ہے۔

برسلز ۷ مارچ۔ ایک ہفتہ ہوا بلجیم کے وزیر اعظم نے استعفیٰ دے دیا تھا ان حالات کی وجہ سے شاہ بلجیم نے پارلیمنٹ کے توڑ دیئے جانے کا حکم دیدیا ہے اور نئے انتخابات کے لئے ۲ اپریل کی تاریخ مقرر کی ہے۔

تری پوری ۷ مارچ۔ مسٹر بوس کی صحت کے متعلق ڈاکٹروں کی طرف سے شائع شدہ بلیٹن مظہر ہے۔ کہ رات آپ پر دل کی بیماری کا حملہ ہوا۔ جس سے آپ بالکل نڈھال اور کمزور ہو گئے ہیں۔ درجہ حرارت ۱۰۱ رہا۔ سوشلسٹ لیڈر اس کوشش میں ہیں۔ کہ انتہا اور اعتدال پسندوں میں جھگڑا نہ ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ فیڈریشن کے متعلق انتہا پسندوں نے جو قرارداد پیش کرنے کے لئے بھیجی ہے۔ اس میں چھ ماہ کے نوٹس کا کوئی ذکر نہیں۔ یہ قرارداد کھلے اجلاس میں صدر کی طرف سے پیش کی جائے گی۔

پشاور ۷ مارچ۔ بنوں پر حملہ کرنے والے پانچ ملزموں کی اپیل کو منظور کرتے ہوئے جوڈیشل کمشنر نے ان کو بری کر دیا ہے۔ دو کی سزائے موت بحال رکھی ہے۔ ایک کی سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی ہے۔ اور باقیوں کی سزائے قید کو بحال رکھا ہے۔

ٹوکیو ۶ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجوں نے دو اہم مقامات ہائیچو اور انلو پر قبضہ کر لیا ہے ہائیچو وہ مقام ہے۔ جہاں لنگھائی ریلوے ختم ہوتی ہے۔

بنارس ۷ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یہاں تین روز فسادات میں شہر کے مختلف حصوں میں نذر آتش کر دیئے گئے ہیں۔

دہلی ۷ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ میں ٹیول ریز رو بل اسی صورت میں منظور ہو گیا جس میں کہ گورنر جنرل کی تصدیق کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ مخالف پارٹی نے ووٹ لینے پر اصرار کیا۔ چنانچہ اس کی حمایت میں ۲۸ اور خلاف ۱۱ ووٹ ہوئے۔

کراچی ۷ مارچ۔ گاندھی جی کے برت سے پیدا شدہ صورت حالات پر سندھ کے وزیر اعظم نے بھی سردار پٹیل کو تار دیا تھا۔ کہ میری حکومت بھی کانگرس منسٹریوں کے ساتھ مستعفی ہونے کو تیار ہے۔

کراچی ۷ مارچ۔ ہندوؤں نے ادم منڈلی کے خلاف ایجی ٹیشن شروع کر دی ہے۔ وزارت کے ساتھ جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ کامیاب نہیں ہوسکی۔ اور ان کے مطالبہ کے مطابق منڈلی کو توڑا نہیں گیا۔ سادھو وسوانی کی قیادت میں ۲۵ ہندو والنٹیر دروازہ کے باہر دھرنا مار کر بیٹھے ہیں۔ اور اعلان کیا ہے کہ جب تک انہیں گرفتار نہ کیا جائے۔ یا ان کے مطالبہ کو تسلیم نہ کیا جائے۔ وہاں سے نہیں ہٹیں گے۔ بہت سے اشخاص نے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی ہے۔ وزیر اعظم نے دادا لیکھراج سے بات چیت کر کے ان سے گیارہ لڑکیاں واپس لے کر والدین کے حوالہ کی ہیں۔

دہلی ۷ مارچ۔ مسٹر جناح کی وائسرائے سے ملاقات کی خبر کل دی جا چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ نے مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا مطالبہ کیا۔ اور کہا کہ راجکوٹ کی اصلاحاتی کمیٹی میں مسلمانوں کی نمائندگی ضروری ہے۔

لکھنؤ ۷ مارچ۔ وزیر اعظم یوپی نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ فرقہ دار فسادات کی روک تھام کے لئے پوری کوشش کی جائیگی۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو تعزیری پولیس مقرر کر دی جائے گی۔

بنارس ۷ مارچ۔ ۴۸ گھنٹہ کے لئے کرفیو آرڈر جاری کیا گیا تھا۔ جو آج ختم ہو گیا اس کے معاً بعد ۸ مکانات کو آگ لگائی گئی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی